سوال

(42) کیا بیٹا یا بیٹی والدین کے منتخب کردہ رشتے کا انکار کر سکتے ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

والدین کو اپنے بچے کا رفیق حیات اختیار کرنے کا کہاں تک حق حاصل ہے اور کیا اگر وہ بیٹی کو اپنے کسی رشتہ داری سے شادی پر مجبور کریں جسے بیٹی نہیں چاہتی تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ اور اگر بیٹی انکار کر دے تو وہ کس حد تک گناہ گار ہوگی، کیا والدین کے اختیار کردہ شخص سے شادی نہ کرنے کا بیٹی کو اختیار ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شروط نکاح میں یہ شامل ہے کہ خاوند اور بیوی دونوں کی عقد نکاح پر رضامندی ہو جس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث میں موجود ہے:

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کسی شوہر دیدہ کی شادی اس کے مشورے کے بغیر نہ کی جائے اور نہ ہی کسی کنواری کی شادی اس کی اجازت کے بغیر کی جائے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اس کی اجازت کیسے ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ وہ خاموش ہو جائے۔''

(بخاري: 5136، کتاب النکاح، باب لا ینکح الأب وغیرہ البکر والثیب إلا برضاھا، مسلم: 1419، کتاب النکاح، باب استئذان الثیب فی النکاح بالنطق والبکر بالسکوت، أبوداؤد: 2094، کتاب النکاح، باب فی الاستئمار، ترمذي: 1109، نسائی: 8716، ابن ماجۃ: 1871، بیہقی: 7/120)

معلوم ہوا کہ جس طرح لڑکے کی رضامندی ضروری ہے اسی طرح لڑکی کی رضامندی ہونا بھی لازمی ہے، لہٰذا والدین کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بیٹے یا بیٹی کی شادی اس سے کر دیں جسے وہ ناپسند کرتے ہوں۔ لیکن اگر والدین نے شادی کے لیے ایسا رشتہ اختیار کیا جو نیک صالح اور اخلاقی لحاظ سے بھی صحیح ہو تو پھر بیٹے یا بیٹی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس میں اپنے والدین کی اطاعت کرے، اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

(إذا أتاکم من ترضون دینہ وخلقہ فزوجوہ إلا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الأرض وفساد کبیر) (حسن: إرواء الغلیل: 1867، ترمذي: 1084، کتاب النکاح: باب ما جاء إذا جاء کم من ترضون دینہ فزوجوہ، ابن ماجۃ: 1967، کتاب النکاح، باب الأکفاء)

''جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کا دین اور اخلاق تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر دو۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد ہوگا۔''

تاہم اگر والدین کا انتخاب ایسا ہو کہ جو بعد میں (دونوں کی باہمی رضامندی نہ ہونے کی وجہ سے) علیحدگی کا باعث بن سکتا ہو تو پھر اس میں والدین کی اطاعت لازمی نہیں، اس لیے کہ

ازدواجی زندگی کی اساس ہی رضامندی رہے اور پھر یہ رضامندی شریعت کے مطابق ہونی چاہیے، وہ اس طرح کہ لڑکے اور لڑکی دین واخلاق والے شریک حیات پر راضی ہونا چاہیے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ کا کہنا ہے کہ والدین کےلیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بچے کو اس سے نکاح کرنے پر مجبور کریں جس سے وہ نکاح نہیں کرنا چاہتا اور اگر وہ نکاح نہیں کرتا تو اس سے وہ نافرمان نہیں ہوگا جس طرح کہ اگر چیز نہ کھانا چاہے (تو نہ کھانے سے نافرمان نہیں ہوتا)

(الاختیارات الفقھیۃ: ص 344) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 89

محدث فتویٰ